133581 ـ اجتماعی طور پر بیك آواز تلاوت کرنے کا حکم

سوال

نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد اجتماعی طور پر قرآن مجید کی تلاوت شریعت میں جائز ہے یا نہیں، کیونکہ کچھ بھائي اسے بدعت قرار دیتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

تلاوت قرآن ان عبادات میں شامل ہوتی ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں کے لیے مشروع کی ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیان فرمایا ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور صحابہ کرام سنا کرتے تھے، تا کہ جو انہیں کہا جاتا ہے اس سے مستفید ہوں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو قرآن کی تفسیر کر کے بتاتے.

اور بعض اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا کہتے اور خود سماعت کرتے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا یہ طریقہ نہ تھا کہ سب اجتماعی طور پر بیك آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوں، یہ سنت نہیں.

اور نہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں شامل ہے، اس لیے جو اسے بدعت کہہ رہے ان کی بات صحیح ہے؛ کیونکہ اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں، لیکن بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ اس سے چھوٹے بچے مستثنی ہیں جنہیں تعلیم کی ضرورت ہو تا کہ وہ سب اکٹھے پڑھ کر قرآن مجید پڑھنے کی تعلیم حاصل کریں.

اور اسی طرح مدارس اور سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والوں کے لیے بھی جب استاد اور مدرس دیکھے کہ انہي تعلیم کی ضرورت ہے تو انہیں بیك آواز تعلیم دے سکتا ہے کہ وہ سب اکٹھے ہو کر پڑھیں، امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ ان کی تعلیم اور ان آواز اور مخرج کو صحیح کرنے کے لیے ہے.

لیکن لوگوں کا آپس میں مساجد کے اندر یا کسی اور جگہ صبح یا شام یا کسی بھی جگہ سب اکٹھے ہو کر بیك آواز قرآن مجید پڑھنے کے متعلق تو ہم کوئی اصل اور دلیل نہیں جانتے.

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ رد ہے "

اس لیے میری نصیحت تو یہی ہے کہ وہ ایسا مت کریں " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ .